نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع حقانی

تحفظ حقوقِ نسواں بل کے نام سے حدود آرڈیننس میں ترامیم کی بھونڈی کوشش

روشن خیالی کے تاریک راستوں کے حکمران کمال اتاترک والی منزل کو پانے کے لئے گزشتہ سات سال سے جس قدر سرگرداں و حیراں سرپٹ دوڑ رہے ہیں اب معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ''جذبہ جنوں'' اپنا رنگ دکھا رہا ہے۔ آئین پاکستان کی قباء اور اسلامی معاشرہ کا پیراہن کئی جگہ سے پھاڑا جا رہا ہے۔ اور جو بچا ہے اس کے بھی بیخ وبُن اُکھڑے جا رہے ہیں۔ ''دین اکبری'' کے نئے ایڈیشن کی تیاریاں زور وشور سے جاری ہیں۔ اسلامی احکام کی تبدیلی کے لئے اپنے ''دستِ ہنر'' سے نت نئے ''شاہکار'' سانچے بنائے جا رہے ہیں۔ اور حدود اللہ جیسے قطعی قوانین کی روح نکالنے کے لئے نئے قالب بنائے جا رہے ہیں۔ عورتوں کو بے حیائی اور زنا کاری کے مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اور یہ سب گھناؤنی کوششیں، سازشیں 'تحفظِ حقوق نسواں'' کے نام سے پیش کی جا رہی ہیں۔ یعنی زہر کے ساغر شرابِ زندگی کے نام سے انڈیلے جا رہے ہیں۔ حکمران خود بھی مغربی آقاؤں کی داد ودہش سے مدہوش ہیں اور اب یہ چاہتے ہیں کہ مملکت اسلامی پاکستان کے غیور عوام بھی اسی طرح مدہوش اور بے حس بن جائیں کیونکہ بزدلی، بے حمیتی اور اسلامی احکام وقوانین سے دور رہنے ہی میں عہد حاضر میں قوم کے لئے ''خیر'' ہے۔

لی ہوش میں آنے کی جو ساقی سے اجازت فرمایا خبردار کہ نازک ہے زمانہ

وزیرستان کے غیور مسلمانوں پر بمباری کرنے 'اسلامی قلعے یعنی دینی مدارس کے خلاف اعلان جنگ' سکولوں اور یونیورسٹیوں کے نظام تعلیم میں مغربی آقاؤں کی مرضی پر تبدیلیاں لانے اور میڈیا کے ذریعے اسلامی اور مشرقی روایات کا تمسخر اڑانے کے بعد اب حکمرانوں نے عملاً آئین پاکستان میں اسلامی دفعات کو اپنے لئے تختہ مشق بنا لیا ہے۔ حدود آرڈیننس میں اگرچہ سارے اسلامی قوانین کو نافذ العمل نہیں کیا گیا ہے اور نا ہی آج تک کسی عدالت نے حدود کے ذریعے کسی کو سزا دی ہے۔ یہ اگرچہ صرف نمائشی حد تک آئین میں موجود ہیں لیکن موجودہ حکمرانوں کو یہ نمائشی قوانین بھی ہضم نہیں ہو رہے اور مسلسل ان کے پیٹ میں ان کے خلاف مروڑ اٹھ رہا ہے کہ کسی طرح یہ برائے نام قوانین بھی ختم کئے جائیں۔ اور اصلاح کے نام پر مزید بگاڑ کے تجربات کئے جا رہے ہیں کہ اس سے عورتوں اور مظلوموں کو انصاف ملے گا۔ لیکن دنیا حکمرانوں کی اصل نیت اور ان کے مکروہ عزائم اور کردار سے آگاہ ہے کہ یہ کتنے عورتوں کے

حقوق کے علمبردار ہیں؟ اور ان کے عدلِ جہانگیری سے ''مشابہ'' دورِ حکومت میں عدل و انصاف کے ڈنکے بج رہے ہیں؟ صاف لفظوں میں یہ سب سازشیں صدر بُش کی براہ راست ہدایات پر کی جا رہی ہیں۔ ان کے پالتو حکمران پندرہ کروڑ عوام کے جذبات و خواہشات کو مجروح کر رہے ہیں۔ گزشتہ سات برسوں سے ملک و ملت کی تقدیر پر قابض حکمران کبھی جمہوریت کے چیمپئن بنتے ہیں اور کبھی اسلامی قوانین کے ''شارح'' بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ فوجی آمروں کا یہی المیہ ہے کہ وہ خود کو عقل کُل سمجھتے ہیں اور دوسروں کی رائے کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہیں۔ موجودہ حکمران بھی اسی ڈگر پر چلنے والے ہیں۔ حدود آرڈیننس میں من چاہی ترامیم کرانے والے ''معرکہ'' کے بعد ''دینِ اکبری'' کے یہ علمبردار اب دوسرے ''معرکہ'' میں توہین رسالت کے قانون میں بھی ''اصلاحات'' و ''فتوحات'' کا بل پیش کرنے والے ہیں کہ اسلامیانِ پاکستان کے دلوں سے عظمت اسلام کھرچنے کے بعد ان کے جسم و جاں سے روحِ محمدؐ بھی نکال دی جائے کہ روشن خیالی کی منزل میں یہ بھی بڑی (العیاذ باللہ) رکاوٹیں ہیں۔ افسوس اس امر پر ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے شریک سفر پیپلز پارٹی بھی حدود اللہ کے خلاف جاری جنگ میں حکمرانوں کے ساتھ ہیں۔ اس طرفہ تماشہ کو بھی کیا نام دیا جائے؟ اس کے علاوہ اسمبلی میں اس بل کے پیش کرنے پر جو افسوسناک صورتحال سامنے آئی ہے وہ بھی نہایت افسوسناک ہے۔ علماء اور حدود اللہ کے حامی ممبران اسمبلی نے بل کو پڑھے بغیر جس انداز میں لفظ اللہ' لفظ محمدؐ' اور لفظ قرآن کے کاغذات کی بے حرمتی کی ہے اس سے بھی سیکولر طبقوں کو پروپیگنڈہ کا ایک اچھا موقع مل گیا ہے۔ سیاست' قوم کی رہبری' اور اسمبلی کی ممبری بھی کانٹوں کی سیج ہے۔ افسوس کہ متحدہ مجلس عمل کے ممبران اسمبلی اور رہنما کسی بھی طور پر اپنے آپ کو اہل ثابت نہ کر سکے۔ نا ہی انہوں نے حکمرانوں کا کوئی راستہ روکا۔ کیونکہ شرکتِ اقتدار کے فارمولے نے انہیں مصلحت آمیزی کا خوگر بنا دیا ہے۔ ورنہ حکمرانوں کو ان اقدامات کے سوچنے کی جرات بھی نہ ہوتی۔ خدارا اسلامی قوانین کی حفاظت اور ملک و ملت کو ان حکمرانوں سے نجات دلانے کیلئے مخلصانہ کوششوں کا آغاز کیجئے کہ ہم سب کی بقاء کا راز اسی میں مضمر ہے اور دنیا و آخرت کی کامیابی بھی اسلامی نظام ہی سے ہے۔

قوم پرست بلوچ رہنما نواب محمد اکبر بگٹی کا قتل کیا رنگ لائے گا؟

عقل و فہم سے عاری اور تدبر و حکمت سے دور حکمرانوں کی کس کس اقدام کی مذمت کی جائے۔ ہر روز ملک و ملت کو ایک نئے بحران' ایک نئی آزمائش اور ایک نئی ابتلاء کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جب سے موجودہ حکمران تختِ اقتدار پر قابض ہوئے ہیں انکے ظالمانہ اور احمقانہ فیصلوں سے زندگی کا کوئی طبقہ محفوظ نہ رہ سکا۔ ظھر الفساد فی البر و البحر۔